روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | بدھ ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۱۵ وفا ۱۳۷۱ہش، ۱۵ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۰۷)

"غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کیلئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۶)

اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے کہ میں نے بچپن میں ایک کشتی خریدی۔ اگرچہ اسے تالا لگا دیا جاتا تھا لیکن چونکہ ان دنوں تالے دیسی قسم کے پیچوں والے ہوتے تھے۔ جو لکڑی سے کھول لئے جاتے تھے۔ اس لئے دوسرے لڑکے آسانی کے ساتھ کشتی کھول کر لے جاتے اسے چلاتے اور اس میں چھلانگیں مارتے اور کودتے۔ جس کی وجہ سے کشتی میں سوراخ ہوگئے اور پانی اندر آنا شروع ہوگیا۔ سوراخوں میں روئی ڈال کر بند کرنے کی کوشش کی جاتی لیکن سوراخ اتنے بڑے اور کثیر تعداد میں تھے کہ ان کا بند کرنا مشکل تھا۔ میں نے تنگ آکر کچھ لڑکوں سے کہا کہ کسی طرح کشتی کھول کر لے جانے والوں کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ ایک دن میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کا ایک لڑکا آیا اور اس نے کہا کہ لڑکے کشتی کھول کر اسے چلا رہے ہیں۔ آپ آکر دیکھ لیں۔ وہ کشتی چھ سات آدمیوں کے لئے بنوائی گئی تھی لیکن جب میں وہاں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دس بارہ لڑکے بے تحاشا کشتی میں اس طرح کود رہے ہیں۔ جس طرح شکر بنانے والے شکر کو ملتے ہیں۔ اور وہ اس کو بھی ایک ذوق سمجھتے تھے۔ انہیں ایسا کرتے دیکھ کر مجھے غصہ آیا۔ میں نے کچھ لڑکے دوڑائے اور انہیں کہا کہ تمام راستے روک لو۔ یہ بھاگنے نہ پائیں۔ ایک طرف میں خود کھڑا ہوگیا۔ میں مدرسہ احمدیہ کی طرف تھا اور کشتی دوسری طرف تھی۔ وہ لڑکے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور رئیس سے لوگ عموماً خوف کھاتے ہیں۔ وہ

باقی صفحہ پر

دعا کیلئے تعلق کی ضرورت

خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے اور اس کے حضور دعا کرنے کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دعا نہیں ہو سکتی پہلے بزرگوں کی بھی اس قسم کی باتیں چلی آئی ہیں کہ جن سے دعا کرنے والوں کو دعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تلقین کی۔ خوانخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تو میرا دوست ہے اور نہ ہی اس کے لئے درد دل پیدا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳-۳۲)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:

میرے چھوٹے بھائی سید امین احمد کا دل کا بائی پاس ۱۸ جولائی کو دو بجے دوپہر ہوگا۔ ان کے اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

محترم میجر عبدالقادر صاحب ناظر دیوان تحریر کرتے ہیں:

"خاکسار کی چھوٹی بچی عزیزہ عفت ارشد کا مورخہ ۱۵ جولائی ۹۲ء کو یو سی ایچ میں پتہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ جبکہ میری بڑی بیٹی عزیزہ نزہت عبدالباسط کو گردوں میں تکلیف ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں انکی صحت یابی و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔"

ضرورت ہے

فضل عمر ہسپتال کے شعبہ انستھیزیا میں رجسٹرار ڈاکٹر کی ایک آسامی خالی ہے ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جو شعبہ انستھیزیا میں ہاؤس جاب کر چکے ہوں اور وہ فضل عمر ہسپتال میں خدمت کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں معہ سرٹیفکیٹس اور صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر فضل عمر ہسپتال میں ۲۰ جولائی ۱۹۹۲ء تک پہنچا دیں۔ انٹرویو (اللہ نے چاہا تو) مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء کو ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

حضور انور نے فرمایا:-

"واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵، وفا ۱۳۷۱ھش ۱۵، جولائی ۱۹۹۲ء

مانگنے کی عادت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا "مانگنا ایک لعنت ہے اس سے بچنا چاہئیے جس قوم میں سوال کی عادت آجائے وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی پھر وہ سوال ہی کرتی رہتی ہے حکومت نہیں کر سکتی"۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ مانگنے والے کو دیتے تو ضرور تھے لیکن ساتھ ہی یہ نصیحت بھی فرماتے تھے کہ سوال نہ کیا کرو۔ اس کا یہ اثر ہوتا کہ ایک دفعہ سوال کر کے جب وہ یہ نصیحت سنتا تو مانگنا بالکل ترک کر دیتا۔ دینا اس لئے ضروری ہے کہ انسان کے دل میں رحم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ہمدردی اجاگر ہوتی ہے اور اس طرح انسانی فطرت کی تلخی اور درشتی ختم ہوتی ہے۔ صدقہ و خیرات کا اصل فلسفہ بھی یہی ہے کہ دوسرے کی ضرورت بھی پوری ہوتی ہے اور اپنے دل میں نیک جذبات پیدا ہوتے رہیں۔ لیکن دیتے رہنے سے۔ یعنی ایک شخص کے بار بار سوال کرنے سے اور اسے دیتے رہنے سے دوسرے شخص کی تمام قابلیتیں ماری جاتی ہیں اور نکماپن کی عادت اس کے گرد گھیرا ڈال دیتی ہے۔ عزتِ نفس بھی باقی نہیں رہتی۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ سوال نہ کیا کرو۔

مانگنے کے متعلق بھی غور کرنے کی ضرورت ہے یہ تو درست ہے کہ ہم سڑک پر کھڑے ہو کر یا دربدر جا کر نہیں مانگتے، لیکن بعض لوگوں کو عادت پڑ جاتی ہے کہ ذرا سی چیز گھر میں نہ ہو تو ہمسائیوں سے مانگنے چلے جاتے ہیں۔ ایک آدھ بار یہ بھی کوئی بری بات نہیں لیکن اگر کوئی شخص اس عادت کو روزمرہ کی عادت بنا لے تو یقیناً نیک دل اور ہمدرد ہمسائے بھی اکتا جائیں گے، کبھی چینی دے دو۔ کبھی نمک چاہیئے کبھی پیاز نہیں ہے۔ چیزیں تو چھوٹی چھوٹی ہیں ان کے دینے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے اور ہمسائے دے بھی دیتے ہیں، لیکن انہی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا بار بار مانگنا معیوب ہے۔ اور دینے والے کے دل میں انقباض پیدا کر دیتا ہے اور لینے والے میں مانگنے کی عادت۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم سوال سے پرہیز کریں۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے قومی وقار اور اجتماعی مستقبل کے لئے۔

ماحول میں کیا ہوتا ہے کیا کچھ نہیں ہوتا
جو اس سے خبردار ہیں دھوکا نہیں کھاتے
کچھ لوگ تو سوتے میں بھی رکھتے ہیں کھلی آنکھ
کچھ لوگ کھلی آنکھ سے ہیں نیند کے ماتے

——— ابوالاقبال

○

وہ لوگ کہ جو خاک بسر ہو نہیں سکتے
منجملۂ اربابِ ہنر ہو نہیں سکتے

جب تک نہ ہو دو لختِ جگر، دل نہ ہو صد چاک
وا پردۂ افلاک کے در ہو نہیں سکتے

رندوں کو پلائی ہے وہ مے پیرِ مغاں نے
اے شیخ اُدھر سے وہ اِدھر ہو نہیں سکتے

جب تک کہ یہ رنگین نہ ہوں خونِ جگر سے
آنسو جنہیں کہتے ہیں گُہر ہو نہیں سکتے

لے آئے کوئی ڈھونڈ کے سر اہلِ جنوں کے
باتوں سے تو دیواریں دَر ہو نہیں سکتے

دل ہے کہ سمجھتا ہے ملی منزلِ جاناں
پاؤں ہیں کہ سرگرمِ سفر ہو نہیں سکتے

دل جل کے اگر راکھ نہ ہو سوزِ دروں سے
میدان کبھی عشق کے سَر ہو نہیں سکتے

بہتر تو یہی ہے کہ انہیں نوچ کے رکھ دو
آمادۂ پرواز جو پَر ہو نہیں سکتے

سیلاب کہیں آئے گا محمود یقیناً
اب خشک مرے دیدۂ تر ہو نہیں سکتے

ڈاکٹر محمود الحسن

گناہ کا ارتکاب ——— ایمان کی کمی

"کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر، مقتدر اور احکم الحاکمین، علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں حالانکہ اپنے معمولی دوستوں آشناؤں حاکموں اور شرفاء کے سامنے جن کا نہ علم ایسا اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر۔ ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی اور صفات الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے۔"

(حضرت امام جماعت الاوّل خطبہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں۔

روئے دلبر از طلبگاراں نمی دارد حجاب
مے درخشد در خور و می تابد اندر ماہتاب

دلبر کا چہرہ طالبوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ سورج میں بھی چمکتا ہے اور چاند میں بھی۔

لیکن آں روئے حسیں از غافلاں ماند نہاں
عاشقے باید کہ بردارند از بہرش نقاب

لیکن وہ حسین چہرہ غافلوں سے پوشیدہ ہے۔ اس کا عاشق چاہیئے تاکہ اس کی خاطر نقاب اٹھائی جائے

دامنِ پاکش زِ نخوت ہا نمے آید بدست
ہیچ راہے نیست غیر از عجز و درد و اضطراب

اس کا مقدس دامن تکبر سے ہاتھ نہیں آتا۔ اس کے لئے کوئی راہ سوائے درد اور بیقراری کے نہیں ہے۔

بس خطرناک است راہِ کوچۂ یارِ قدیم
جاں سلامت بایدت از خود روی ہا سر بتاب

اس محبوب ازلی کا راستہ بہت خطرناک ہے۔ اگر تجھے جان کی سلامتی چاہیئے تو خود روی کو ترک کر دے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی وضاحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ہستی کے نشانات جابجا بکھرے پڑے ہیں اس نے اپنے آپ کو ان لوگوں سے کسی طرح سے بھی پوشیدہ نہیں رکھا جو اس کے طالب ہیں ہر شخص جو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے وجود کا طالب ہے وہ دیکھ سکتا ہے کہ سورج اور چاند میں جو چمک ہے وہ دراصل خدا تعالیٰ ہی کا عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہستی ہے جو جسمانی آنکھوں کو تو نظر نہیں آتی لیکن اس کے نشانات جابجا دنیا میں موجود ہیں۔ ہمارے لئے یہ نشانات اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ اگر ہم ان پر غور کریں تو ہم کسی طرح بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ اشخاص جو اس کیفیت سے غافل ہیں اور نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کے لئے اس کے مادی وجود۔ جو ہے ہی نہیں۔ کو تلاش کرنا عبث ہے۔ اس کے نشانوں کو دیکھ کر اس کی قدرتوں کو دیکھ کر۔ اس کے وجود تک اپنی عقل کو پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ہستی سے آگاہ ہونا چاہے تو اس کے دل میں محبت کی آگ ہونی چاہیئے۔ اسے ایک عاشق کی طرح ہونا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے نشانات اس پر نمایاں کر کے ظاہر کر دے۔ نشانات تو موجود ہیں لیکن وہ نمایاں صرف ان لوگوں کے لئے ہوتے ہیں جو اللہ کے طالب ہیں۔ جن لوگوں کے سر میں تکبر کی کوئی رمق ہے وہ خدا تعالیٰ کے پاک دامن کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے۔ یعنی وہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی ہستی کو بھی سمجھ نہیں سکتے اور اس کی قدرت پر بھی ایمان نہیں لا سکتے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کا صرف اور صرف یہی راستہ ہے کہ انسان عجز و انکساری کے ساتھ اس کی طرف آئے۔ اور نہایت بیقراری کے ساتھ اسے تلاش کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو خدا تعالیٰ کو یقیناً اپنے قریب پائے گا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وہ تو رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ البتہ یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ خدا تعالیٰ کی تلاش کا راستہ کوئی آسان نہیں ہے۔ انسان کو اس بات کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہر قسم کے مصائب جھیلے گا۔ اور ہر قسم کی تکالیف اور ہر قسم کے مصائب میں سے گذرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تلاش کو جاری رکھے گا۔ وہ اپنے آپ کی نفی کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھنے سمجھنے اور پرکھنے کی کوشش کریگا۔

حضور فرماتے ہیں کہ یہ راستہ اس قدر خطرناک ہے کہ اگر انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اس راہ پر چلے بھی اور اپنی جان کو بھی سلامت رکھے تو اسے اپنی نفی کرنی پڑے گی۔ اسے اپنے متعلق یہی سمجھنا پڑے گا کہ وہ محض لاشئے ہے۔ صرف عجز اور انکسار ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان خدا تعالیٰ کی ہستی کو سمجھ سکتا ہے۔ اور اس کی قدر کرنے کے لئے اپنے دل میں جذبہ پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے نشانات کو دیکھیں سمجھیں اور سوچیں اور ان سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ہمارا ایمان اور ہمارا یقین لحظہ بہ لحظہ مضبوط ہوتا چلا جائے اور ہر وہ مصیبت اور مشکل جو ہماری راہ میں آئے۔ ہم اسے خوش دلی کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس خطرناک راستے میں ہم اپنی نفی کرتے ہوئے اپنی جان کو سلامت رکھ سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقینِ عمل

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض دفعہ خدام سے عہد لینا پڑتا ہے لیکن ابھی تک میرے سامنے کوئی ایسا طریق نہیں لایا گیا کہ وہ عہد کیسے لیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی لفظ ایسا تجویز کیا جائے کہ جب عہد لیا جائے تو خدام اسے دہرا سکیں۔ دنیا کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد کے الفاظ میں خاص شان ہونی چاہیئے۔ عہد میں ہمیشہ ایسے الفاظ استعمال کئے جانے چاہئیں جن کو اونچی آواز میں بولا جا سکے۔ مثلاً یورپ میں جب ایسا کیا جاتا ہے تو وہ اے (AYE) کہتے ہیں یس (YES) نہیں کہتے کیونکہ یس (YES) پورے زور سے ادا نہیں ہوتی اور اے (AYE) میں زور آجاتا ہے۔ ہمارے ملک میں "ہاں" کا لفظ ہے لیکن اس لفظ کا استعمال مہذب نہیں سمجھا جاتا۔ مہذب لوگ اس کی جگہ "جی" کا لفظ استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن "جی" اپنے اندر کوئی شان نہیں رکھتا۔ بلکہ اس میں لجاجت والا رنگ پایا جاتا ہے۔ عربی میں ایک لفظ ہے جس سے "اے" نکلا ہے اور وہ لفظ "اِیْ" ہے۔ "اِیْ" کو ایسا زوردار سمجھا جاتا ہے کہ عرب کہتے ہیں اِیْ وَاللّٰہِ "ہاں خدا کی قسم" عرب لوگ "نَعَمْ" بھی کہیں گے۔ لیکن نَعَمْ کے بعد قسم کا لفظ لگانا پسند نہیں کیا جاتا لیکن "اِیْ" کے بعد مرجع ہے کہ قسم کا لفظ لگایا جائے۔ جب کوئی عرب "اِیْ" کہے گا تو عام حالات میں اس سے امید کی جائے گی کہ وہ اس کے بعد "وَاللّٰہِ" کہے یعنی خدا کی قسم۔ پس میں تجویز کرتا ہوں کہ جب کوئی عہد لیا جائے تو خدام بلند آواز سے کہیں "اِیْ" اور پھر عام آواز میں "وَاللّٰہِ" کہیں۔ "وَاللّٰہِ" کا لفظ اونچی آواز میں کہنے کی ضرورت نہیں۔

اب میں تم سے اسی سلسلہ میں ایک عہد لیتا ہوں۔ میں نے قاعدہ بتا دیا ہے اس کے مطابق تم وہی الفاظ دہراتے جاؤ یعنی پہلے تم زوردار الفاظ میں ایک دفعہ "اِیْ" کہو گے پھر ذرا کم آواز میں "وَاللّٰہِ" کہو گے۔ گویا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ "میں ایسا عہد کرتا ہوں خدا کی قسم"

میں نے جیسا کہ کل بیان کیا تھا دین حق کی جان یا مذہب کی جان یا انسانیت کی جان سچ ہوتی ہے۔ جو شخص سچ نہیں بولتا وہ قوم کو تباہ کرنے والا ہوتا ہے جب تک ہم سچائی کو قائم نہیں کریں گے ہم دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کی کوئی بڑی امید نہیں کر سکتے۔ مثلاً تم اپنی زندگی وقف کرتے ہو۔ اب اگر تم سچ بولتے ہو تو دین کے لئے جان کی بھی ضرورت پڑی تو تم اپنی جان دے دو گے۔ یا مثلاً ہم کوئی کام تمہارے سپرد کرتے ہیں۔ اگر تم سچ بولتے ہو تو خواہ تمہاری جان بھی چلی جائے تم اس کام کو پورا کر کے چھوڑو گے۔ لیکن اگر تم جماعت میں داخل ہوتے ہو اور تم میں سچ بولنے کی عادت نہیں تو تم ہر کام میں کمزوری دکھاؤ گے۔ تم ہر کام میں غداری کرو گے۔ اور تم جماعت کے لئے کوئی مفید وجود نہیں بن سکو گے۔ پس پہلا کام ہے کہ جماعت میں سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کبھی تم سے گواہی لی جائے تو تم سچی گواہی دو۔ سچ بولنا ایسا اہم کام ہے کہ اس کے نتیجہ میں خواہ تمہارے بیوی بچوں کی جانیں بھی چلی جائیں۔ تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی ماخوذ ہو جائیں۔ تب بھی تم ہمیشہ سچ بولو۔ اور ہمیشہ سچی

باقی صلا پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات —— نون ۔ سین

مصر ۔ ناول نگار کو سزا

مصر کے ایک ناول نگار علی حامد نے گذشتہ سال ایک ایسی کتاب شائع کی جس میں انہوں نے مذہب کی ضرورت کا سوال اٹھایا یعنی انہوں نے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بنی نوع انسان کو کسی مذہب کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ ان پر مقدمہ چلایا گیا اور انہیں آٹھ سال قید کی سزا سنائی گئی۔ اب پتہ چلا ہے کہ انہوں نے ایک اور کتاب شائع کی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا موضوع اخلاق سے گرا ہوا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت پر ان کی سزا میں ایک سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ عدالت کے ذرائع نے بتایا کہ جسٹس زکریا عبدالعزیز نے حامد کو اپیل تک کے لئے ضمانت پر رہا کر دیا ہے حامد نے ابھی اپنی سزا بھگتنا شروع نہیں کی کیونکہ وزیر اعظم عاطف صادق جو کہ مصر کے ڈپٹی مارشل لاء گورنر بھی ہیں۔ نے ابھی اس کی توثیق نہیں کی۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ نائب پراسیکیوٹر معتاز زید MOATAZ ZAYED نے عدالت کو بتایا کہ حامد کی کتاب الفواحش (بدکاریاں) زیادہ تر جنسیات سے تعلق رکھتی ہے اس میں مذہب پر مذاق کیا گیا ہے اور اخلاقی اقدار سے بہت دور جا کر اسلام اور مسلمان عالموں پر غیر مہذب حملے کئے گئے ہیں چنانچہ نائب پراسیکیوٹر کی اس بات کے ثابت ہو جانے پر علی حامد کو ایک سال مزید کی سزا دی گئی ہے۔ ان کی اپیل کی سماعت تو ابھی شروع نہیں ہوئی لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اپیل زیادہ دیر تک چل نہیں سکے گی۔ کتابوں کے موضوع واضح ہیں اور ان کی کوئی اور وضاحت درکار نہیں ہو گی۔ اگر دوسری کتاب اخلاقیات کا مذاق اڑاتی ہے اور مذہب پر طنز کرتی ہے تو یقیناً اسے بھی پہلی کتاب کی طرح برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ ایک سیاسی رہنما نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں تو خدا کے وجود میں یقین نہ رکھتا ہوں لیکن اگر کوئی لوگ ایسے ہیں جو خدا کے وجود میں یقین نہیں رکھتے تو میں انہیں مشورہ دوں گا کہ وہ اپنے لئے ایک خدا بنا لیں دراصل اس سیاسی رہنما کا مقصد یہ تھا کہ خدا کے وجود میں ایمان رکھنے اور اس پر یقین ہونے سے انسانی قلب کو بہت سکون اور راحت ملتی ہے اور خدا سے دعائیں کرنے سے کام بھی آسان ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اعتقاد میں بھی اضافہ ہوتا ہے علی حامد کا یہ کہنا کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کے پیش نظر غیر اخلاقی مواد شائع کرنا کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

گورباچوف / ایلسن

جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے۔ اب سوویت یونین کے سابق صدر میخائیل گورباچوف قدم بہ قدم بورس یلسن پر تنقید کو سخت سے سخت تر کر رہے ہیں۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ بورس یلسن کے دوست انہیں ڈکٹیٹر شپ کی طرف لے جا رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ صدر کے ارد گرد جو لوگ ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ وہ جمہوریت کو نظر انداز کر کے ڈکٹیٹر شپ کی طرف قدم بڑھائیں۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ایسا کرنے میں کوئی لگی لپٹی نہ رکھی جائے۔ جب سے سوویت یونین ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اور گورباچوف نے استعفیٰ دیا ہے اور یہ گذشتہ دسمبر کی بات ہے۔ یلسن نے روس کو اقتصادی اصلاحات کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ جلد از جلد سرمایہ داری کا روپ دھار جائے۔ گورباچوف نے متعدد بار بورس یلسن کے متعلق کہا ہے کہ وہ غیر ہمدردانہ اور سخت دلانہ اقدام کر رہے ہیں اور جہاں تک ان کی تبدیلیوں کا تعلق ہے ان میں منصوبہ بندی بھی نہیں ہے۔ اور عوام الناس انہیں پسند بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ ان کی بے وجہ مشکلات کا باعث بنی ہوئی ہیں انہوں نے کہا کہ روس کے پاس کوئی سوچی سمجھی خارجہ پالیسی نہیں ہے۔ بورس یلسن بھی گورباچوف کی تنقید کا نکتہ بہ نکتہ جواب دے رہے ہیں۔

بوسنیا کی مشکلات

بوسینا ہرزگووینا کے حالات مسلسل غیر مستحکم ہیں۔ ان کے ہوائی اڈے سارایوو پر سرب اپنا تسلط چھوڑنے پر تیار نہیں۔ اور جب تک سرب وہاں سے چلے نہ جائیں بوسینا کے لئے باہر سے امداد پہنچ نہیں سکتی گذشتہ دنوں جرمنی نے جو کوشش کی تھی کہ سارایوو کے قبضے کو سرب سے خالی کروایا جائے اور کسی حد تک وہ کامیاب بھی ہو گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے خورونوش کے اپنے دو چار جہاز بھیجے اس کے بعد اقوام متحدہ نے بھی کچھ جہاز بھیج دیئے لیکن کہتے ہیں کہ سرب یہ علاقہ مکمل طور پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ ایک دفعہ پھر اس علاقے پر حاوی ہونے نظر آ رہے ہیں اور اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ جب تک آخری سرب بھی وہاں سے نکل نہ جائے وہ امدادی سامان بھیجنے کے حق میں نہیں ہیں۔ کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ وہ سارا سامان سرب کے ہاتھ لگ جائے گا۔ اور جن کے لئے بھیجا جا رہا ہے ان کو نہیں ملے گا۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اس بات کا امکان نظر آ رہا ہے کہ بوسینا میں جنگ خاصا لمبا عرصہ جاری رہے گی۔ یہ علاقہ غیر مستحکم رہے گا اور یہاں کے باشندے خاصی مشکلات میں سے گزریں گے۔ اگرچہ امریکہ نے بھی اس بات کی حمایت کی ہے کہ وہ انسانی اقدار کے واسطے سے مدد کرے گا۔ لیکن جب تک ہوائی اڈہ میسر نہ آئے۔ وہاں سامان نہیں بھیجا جا سکتا۔

عورت ۔ وراثت میں حق

سپریم کورٹ کے ایک بنچ نے جس کی صدارت چیف جسٹس محمد افضل ظلہ نے کی اٹارنی جنرل نے کہا کہ وہ فوری طور پر اقدام کر کے متعلقہ قوانین میں ترمیم کروائیں یا ایک نیا قانون بنوائیں جس کے ذریعے خواتین کو ورثہ میں حصہ ملے۔ اٹارنی جنرل عزیز اے منشی نے اس بات کی بھرپور تائید کی کہ ورثہ میں خواتین کے حقوق کی حفاظت کرنا لازمی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت اس بات سے پوری طرح آگاہ ہے کہ خواتین کے بنیادی حقوق کیا ہیں اور اس سلسلے میں متعدد تجاویز سامنے لائی جانے والی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خواتین کو ورثہ سے الگ رکھنا ان کے بنیادی حقوق کی نفی ہے۔ اگر بیٹے کو ورثہ میں حصہ ملتا ہے تو بیٹی کو کیوں نہ ملے بہرحال جیسا کہ محترم چیف جسٹس محمد افضل ظلہ صاحب نے کہا ہے (سپریم کورٹ کے بنچ کی سربراہی میں) اس سلسلے میں یا ترمیم کروائی جائے گی یا ایک نیا قانون بنوایا جائے گا۔ ہم اس بات سے خوش ہیں کہ ایسا کیا جا رہا ہے۔

الجیریا میں خطرات

الجیریا کے سربراہ حکومت محمد بوضیاف آج سے ۶ ماہ قبل جلا وطنی سے واپس اپنے ملک آئے تھے تاکہ حکومت کی سربراہی کر سکیں۔ یہ وہ وقت تھا جب مسلم بنیاد پرست انتخابات کا پہلا دور جیت گئے تھے۔ اور فوج کو یہ پریشانی لاحق تھی کہ وہ دوسرا دور بھی جیت جائیں گے اور ملک بنیاد پرستوں کے ہاتھ چلا جائے گا۔ چنانچہ انتخابات کے پہلے دور کو منسوخ کر دیا گیا۔ اور حکومت فوجیوں اور چند ایک سویلین کے ہاتھ میں چلی گئی۔ محمد بوضیاف گذشتہ سوموار کے روز ایک ثقافتی تقریب میں النباء میں شرکت کر رہے تھے۔ یہ دارالخلافہ سے ۴۵۰ کلومیٹر مشرق کی طرف ہے۔ ان کی عمر ۷۳ سال تھی۔ یہاں تقریر کرتے ہوئے کسی نے جو پولیس وردی میں ملبوس تھا انہیں پیچھے سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ پہلے بتایا گیا تھا کہ اس شخص کو بوضیاف کے پہرے داروں نے ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ یہ شخص زندہ ہے اور اسے حراست میں لے لیا گیا ہے اور اس سے اس بات کا پتہ چلایا جا رہا ہے کہ اس واقعہ کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ محمد بوضیاف گذشتہ ۲۷ برس سے جلاوطنی کی زندگی گذار رہے تھے۔ انہیں شاذلی بن جدید کی جگہ لینے کے لئے بلایا گیا تھا۔ شاذلی بن جدید نے ایک پارٹی کے رول کو ختم کیا تھا۔ اس پارٹی نے تقریباً ۳۰ سال تک ملک پر حکومت کی تھی۔

جنوبی افریقہ

سیاست میں حالات کسی وقت بھی کوئی رخ اختیار کر سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے نیلسن منڈیلا اور جنوبی افریقہ کے صدر ڈی کلارک کے درمیان بڑی صحت مند گفتگو ہو رہی تھی۔ کچھ قوانین منسوخ کئے جا رہے تھے۔ اور کچھ مزید قوانین کی منسوخی کے لئے وقت کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ اور یہ تاثر پیدا ہو گیا تھا کہ اب جمہوریت کے دن بہت قریب آ گئے ہیں لیکن اس دوران بھی حالات بدلتے رہے اور نیلسن منڈیلا کی کانگرس کو یہ شک و شبہ ہونے لگا کہ حکومت سیاہ فام لوگوں میں اختلافات پیدا کر رہی ہے اور انہیں اندھا دھند قتل

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

(ایک غلطی کی اصلاح)

مکرم پروفیسر رحمت علی صاحب مسلم

آپ کا یکم جولائی ۱۹۹۲ء کا تحریر کردہ مکتوب ملا ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے اس میں ہماری کتابت کی ایک غلطی کی طرف توجہ دلائی ہے ہم نے اپنے مسودات دیکھے ہیں ان میں وہی کچھ لکھا ہوا ہے جو آپ نے فرمایا ہے لیکن سہو کتابت سے ترجمے کا ایک لفظ بدل گیا ہے۔ جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے نہ صرف ہمیں غلطی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بلکہ ایک استادانہ بحث بھی اٹھائی ہے جس سے ہم اپنے قارئین کو محروم نہیں رکھنا چاہتے۔ اگرچہ آپ نے تحریر کیا ہے کہ چونکہ یہ خط برائے اشاعت نہیں ہے اسی لئے کاغذ کے دونوں طرف لکھتا ہوں ہم سمجھتے ہیں کہ اخبار کی کسی غلطی کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس پر ایک استادانہ بحث بھی کی جائے اور پھر یہ کہہ دیا جائے کہ یہ خط اشاعت کے لئے نہیں ہے ہمارے ساتھ کسی حد تک زیادتی ہے۔ جو خطوط نجی قسم کے ہوتے ہیں ان کا شائع کرنا تو واقعی درست نہیں۔ لیکن جس طرح کا خط آپ نے تحریر فرمایا ہے اس کا ہر لفظ ہمارے قارئین تک پہنچنا چاہئے۔ اور یہی وہ بات ہے جو ہمیں آپ کے لئے ممنونیت کے جذبات سے مملو کر دیتی ہے۔ ہم آپ کا خط اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

"۲۵۔ جون کا الفضل زیر نظر ہے آج اتفاقاً وہ چھوٹا سا اعلان بھی پڑھا جو پہلے صفحہ پر تیسرے کالم کے آخر میں ادارہ کی طرف سے (چوکھٹے میں) بایں الفاظ درج ہے۔

"اگر الفضل میں کوئی غلطی دیکھیں تو ہمیں اطلاع دیں لہذا یہ خط۔ پہلے تھوڑی سی تنقید۔ کچھ عرصہ سے الفضل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فارسی اشعار (مع ترجمہ اور تشریح) "فارسی منظوم کلام" کے عنوان سے شائع ہو رہے ہیں چونکہ ان پر کسی صاحب کا نام درج نہیں اسی لئے خیال ہے کہ یہ "ادارہ" کے کسی رکن کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ اور بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمدم برسر مطلب۔ تیسرا شعر ہے۔ ترجمہ ہے۔ جس کی جان دلبر کے عشق میں بندھی ہوئی ہو وہ اس کو بھول کر دوسرے کی طرف کب توجہ کر سکتا ہے۔

خدا جانے مترجم صاحب نے اردو میں "بندھی ہوئی ہو" کن فارسی الفاظ کا ترجمہ کیا ہے مصرعے کا پہلا لفظ ہے سوختہ جس کے معنے ہیں جلی ہوئی سوختن مصدر سے اسم مفعول۔ آخری لفظ "دلبرے" میں جو یائے مجہول لمبی ہے وہ اس کو خاص اور عظیم و بے نظیر بنا رہی ہے۔ مصرعہ کا صاف سیدھا سلیس اور با محاورہ ترجمہ یہ ہوا کہ وہ شخص یعنی عاشق صادق جس کی جان ایک خاص اور عظیم و بے نظیر معشوق یعنی اللہ تعالیٰ کے عشق میں جلی ہوئی ہے وہ (دوسرا مصرعہ) اس کو کسی دوسرے کے لئے (کی خاطر) کیسے فراموش (بھول سکتا ہے۔ اب اس شعر کی تشریح میں آپ جو چاہیں لکھیں نکات و معارف کے موتی پروئیں پھول بکھیریں اور فصاحت و بلاغت کے دریا بہائیں۔ لیکن خدارا فارسی الفاظ کا اردو میں ترجمہ وہی کریں جس کے وہ متحمل ہو سکیں۔ فقط۔

حضرت اقدس کے فارسی اشعار کو (مع ترجمہ و تشریح) الفضل کی زینت بنانے کے لئے دوبارہ شکریہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے۔ یہ سلسلہ بہت مفید و بابرکت ہے اسے جاری رکھیں۔

خاکسار

رحمت علی مسلم"

اب ہمارے قارئین بتائیں کہ کیا اس مکتوب کو ہم ان کی نظروں سے اوجھل رکھ سکتے تھے۔ اور اگر ہم ایسا کرتے تو کیا ان کے ساتھ ایک علمی زیادتی نہ ہو جاتی۔ یہاں تک ان اشعار کی تشریح کا تعلق ہے۔ وہ خاکسار (نسیم سیفی) کی حقیر کوشش ہے۔ اشعار کا ترجمہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے کیا تھا۔ اور محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے اس ترجمہ کو درثمین فارسی کے عنوان سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

بقیہ: صفحہ ۸ سے آگے

بھی کیا جارہا ہے۔ چنانچہ نیلسن منڈیلا نے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ ڈی کلارک کے ساتھ اپنی گفت و شنید جاری نہیں رکھنا چاہتے اب ڈی کلارک سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیں اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو بہت بڑے بڑے مظاہرے کئے جائیں گے۔ افریقن نیشنل کانگریس نے کہا ہے کہ ہم لاکھوں لاکھ آدمیوں کو سڑکوں پر لے آئیں گے۔ ہم فوری طور پر اکثریتی پارٹی کی حکومت چاہتے ہیں ہم اس میں کسی تاخیر کو برداشت نہیں کر سکتے۔ گذشتہ دنوں ایسے مظاہروں میں سترہ آدمی جاں بحق ہو گئے تھے۔ جن کی ہلاکت کا الزام حکومت پر لگایا جاتا ہے۔ ان پر نوحہ کرنے کے لئے ۲۰ ہزار افراد نے مظاہرہ کیا اور اس مظاہرے میں جو نعرے بلند کئے گئے وہ یہ تھے کہ ڈی کلارک کو فوراً استعفیٰ دینا چاہئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ نیشنل کانگریس کی ایک اتحادی پارٹی نے بھی ڈی کلارک کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔

طلباء اور سیاست

گذشتہ روز (بدھ) سپریم کورٹ پاکستان نے یہ فیصلہ سنایا کہ طلباء کو سیاست میں حصہ نہ لینے دیا جائے۔ سپریم کورٹ نے تعلیمی اداروں کو حکم دیا ہے کہ وہ داخلے کے وقت والدین سے یا سربراہوں سے اور طلباء سے یہ عہد لیں کہ طلباء سیاست میں حصہ نہیں لیں گے۔ انسانی حقوق کے سلسلے میں رٹ پٹیشن کا فیصلہ کرتے ہوئے عدالت نے یہ پہلا عبوری قدم اٹھایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیمی اداروں میں بہت بے اصولا پن بڑھتا جارہا ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ موجود الوقت تمام طلباء کے جو سکولوں کالجوں میں داخل ہیں۔ یہ عہدنامہ پُر کروایا جائے۔ سپریم کورٹ کے اس بنچ کے تین جج تھے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ طلباء اور ان کے والدین یا ان کے سربراہوں کو ایسا عہد نامہ پُر کرنا چاہئے کہ طالب علم تعلیم کے دوران سیاست میں حصہ نہیں لے گا۔ جو ایسا نہ کر سکیں انہیں تعلیمی اداروں میں داخلہ نہ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم سیاست میں حصہ لے اور اپنے کئے ہوئے عہد پر پورا نہ اترے۔ تو اسے بغیر کسی نوٹس کے سکول سے فارغ کر دیا جائے۔ اس بنچ کے سربراہ چیف جسٹس محمد افضل ظلہ تھے۔ اور ان کے ساتھ جسٹس محمد افضل لون اور جسٹس سعید الزمان صدیقی تھے۔ ان تینوں جج صاحبان نے اس بات کا بھی نوٹس لیا کہ امتحانات میں بے قاعدگیاں ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کسی طالب علم نے یا کسی اور شخص نے کسی دوسرے کو ناجائز فائدہ پہنچایا ہے تو اس کا نتیجہ روک لیا جائے اور تحقیقات کی جائے۔

پاکستانی بریگیڈئر اور صومالیہ

بریگیڈیئر امتیاز شاہین جو پاکستانی ہیں اور جنہیں اقوام متحدہ کی طرف سے یہ فریضہ سونپا گیا ہے کہ وہ صومالیہ میں امن کے قیام کے لئے اقوام متحدہ کی قیام امن کور کی سربراہی کریں نے جمعہ کے روز کہا کہ وہ اپنی ساری توفیقیں اس فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے صرف کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام ہے تو بہت مشکل اور اسے ایک چیلنج سمجھنا چاہیئے لیکن جیسا کہ ہم نے عالمی برادری اقوام متحدہ سے وعدہ کیا ہے ہم خدا کے فضل سے اپنی مشکلات پر قابو پالیں گے اور وہاں امن و امان کے قیام کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ انسانی ہمدردی کے طور پر ہر مدد ہم پہنچائی جائے۔ نیروبی جانے سے پہلے جہاں سے انہیں موگا دیشو جانا ہے انہوں نے صومالیہ کی لڑائی میں حصہ لینے والی تمام پارٹیوں سے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں گی اور اس طرح صومالیہ میں قیام امن میں آسانیاں پیدا کریں گی۔ آغاز کار میں تو ان کے ماتحت کام کرنے والے پچاس نگران ہوں گے جو اس بات کی نگرانی کریں گے کہ صومالیہ میں جنگ بندی ہو گئی۔ بریگیڈیئر شاہین کو اقوام متحدہ کے مرکز سے خاص واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ انہیں ۵۔ جولائی کو وہاں پہنچنا تھا (اب تک پہنچ چکے ہوں گے) ان کے ساتھ تین مزید آبزرور ہوں گے اقوام متحدہ کے ایک سرکاری افسر نے کہا ہے کہ ابھی تک اس بات کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ ۵۰۰ پاکستانی فوجی وہاں امدادی سامان کی تقسیم کے لئے بھیجے جائیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور احمد

محترم محمد شفیع صاحب / محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ

میرے والد محترم محمد شفیع صاحب کھرولیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد سیالکوٹ چھاؤنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ بہت سادہ اور شریف النفس تھے۔

۱۹۲۵ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اور پھر ۲۷ مارچ ۱۹۳۰ء کو وصیت کی۔ آپ باقاعدگی سے تلاوت قرآن مجید کرتے اور نمازوں کی ادائیگی بجالاتے تھے اور تمام گھر والوں کو بھی تلقین کرتے رہتے کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ خرید کر مسلسل مطالعہ کرتے رہتے نیز الفضل اور جماعت کا دوسرا لٹریچر بھی گہری دلچسپی سے پڑھتے۔ سادہ لیکن صاف ستھرا لباس پہنتے۔ جو کچھ بھی گھر میں پکتا خوشی سے کھا لیتے ہر حالت میں سچ بولتے اور ہر کام دیانت داری سے کرتے۔ ہلکی آواز میں بات کرتے اور چال انتہائی پُروقار ہوتی۔

والد صاحب تمام زندگی کسی نہ کسی صورت میں سلسلہ کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ توپخانہ بازار لاہور کے لمبے عرصہ تک صدر رہے۔ لمبے عرصہ تک لاہور جماعت کے سیکرٹری مال بھی رہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ میں حاضر ہوتے اور جماعتوں کی حضور سے ملاقات کے موقعہ پر ڈیوٹی بھی دیتے۔

میری والدہ محترمہ سلیمہ بیگم زینت محترم مولوی جان محمد صاحب ڈسکوی۔ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعتی کاموں میں والد صاحب کو مکمل تعاون دیا۔ اس کے علاوہ وہ ہمیشہ بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔

والدہ محترمہ ۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء کو ۷۴ سال کی عمر میں فجر کی نماز کے وقت اچانک وفات پا گئیں۔ انہیں ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا تھا، چونکہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

والد صاحب محترم ذیابیطس کی بیماری کے باوجود آخری دم تک محنت سے کام کرتے رہے۔ اور جماعت کی ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہر حالت میں صابر و شاکر رہے حتیٰ کہ ۷۸ سال کی عمر میں ۱۶ جون ۱۹۸۷ء کو اپنے خدا کے حضور بالکل پُرسکون اور مطمئن حالت میں حاضر ہو گئے۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

والدین کی جدائی ہمیشہ ہی انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ لیکن دعاگو وجودوں کا جدا ہونا بڑی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔ بہرحال ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

گواہی دو۔

پس ایک پروگرام میں خدام کے لئے اس سال یہ تجویز کرتا ہوں کہ جب بھی تم سے کوئی گواہی لی جائے۔ یا کوئی عہد لیا جائے تو تم اس کے لئے کوئی عذر یا بہانہ نہیں بناؤ گے۔ چاہے اس کے پورا کرنے میں تمہاری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ ...... اگر جماعت اس نکتہ پر مضبوطی سے قائم ہو جائے۔ تو دوسری قوموں میں اس کی بڑی عزت قائم ہو جائے گی۔ پس تمہیں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ خواہ کتنی رسوائی اور ذلت تمہیں برداشت کرنی پڑے تم ہمیشہ سچ بولو گے۔ مگر ایسا سچ جو شریعت کے مطابق ہو۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ بتا دی جائیں تو انہیں سچ نہیں کہتے۔ مثلاً ایک بچہ کو کوئی چور مل جاتا ہے۔ اور اس سے پوچھتا ہے۔ بتاؤ زیورات والا صندوق کہاں ہے؟ اب اگر وہ اسے بتا دیتا ہے کہ زیورات والا صندوق فلاں جگہ ہے تو تو سچ نہیں ہو گا۔ شریعت نے صرف مجسٹریٹ کو یہ حق دیا ہے کہ وہ ہر بات پوچھ سکتا ہے۔ لیکن یہ سچ نہیں کہ خواہ کوئی بات بھی ہو تم ٹھیک ٹھیک بتا دو۔ سچ وہ ہے جس کا قرآن کریم یا قانون حکم دیتا ہے عدالت میں اگر کوئی ایسی بات پوچھی جاتی ہے۔ جو تم بتانا نہیں چاہتے تو تم خود یا تمہارا وکیل عدالت میں یہ کہہ سکتا ہے کہ قانوناً ایسا سوال جائز نہیں۔ لیکن جب جج یہ فیصلہ کر دے کہ ایسا سوال قانوناً جائز ہے۔ تو وہاں سچ بولنا ضروری ہوتا ہے۔ ذاتی معاملات میں ضروری نہیں کہ تم سچ بولو۔ تم کہہ سکتے ہو کہ میں یہ بات بتانا نہیں چاہتا۔

غرض سچ کے یہ معنے نہیں کہ تم ہر بات بیان کرو۔ سچ بولنے کے یہ معنے ہیں کہ جہاں سچ بولنا چاہیئے وہاں سچ بولو یا جہاں قرآن کریم اور قانون تمہیں سچ بولنے پر مجبور کرتے ہیں۔ وہاں سچ بولو۔

اب میں تم سب سے یہ عہد لیتا ہوں کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں تم سچ بولو گے۔ تم سب کھڑے ہو جاؤ کیونکہ بیٹھے ہوئے آواز زور سے نہیں نکلتی۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم ظاہری طور پر یہ عہد کر لیتے ہو کہ تم ہمیشہ سچ بولو گے لیکن دل سے تم اس کا عہد نہیں کرتے تو تمہارا یہ پہلا جھوٹ ہو گا۔

"کیا خدام الاحمدیہ اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ خواہ کیسے ہی خطرناک حالات ہوں یا انہیں کیسی ہی مشکلات میں سے گذرنا پڑے وہ قرآن کریم کی ہدایات اور اسی کی شرائط کے مطابق ہمیشہ سچ بولیں گے"۔ (سب خدام نے بیک آواز کہا۔ اِی وَاللّٰہِ! حضور نے یہ الفاظ تین بار دہرائے۔ خدام نے ہر بار بیک آواز اِی وَاللّٰہِ کہہ کر اقرار کیا)

ایک چھوٹی سی بات

کراچی میں انتڑیوں کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں اور ان بیماریوں کے مریض بڑی عمر کے لوگ بھی ہیں اور بچے بھی۔ بتایا گیا ہے کہ ایک وجہ تو یہ ہے کہ صاف پانی میسر نہیں آرہا اور دوسری وجہ موجودالوقت میں گرمی کا زیادہ ہونا ہے۔ جن پبلک ہسپتالوں میں بیمار لے جائے جاتے ہیں۔ ان کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ سڑک کنارے کھانا پینا ان بیماریوں کا سب سے بڑا باعث ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ چیزیں گرد و غبار سے بھی اٹی ہوتی ہیں۔ اور کھلی ہونے کی وجہ سے جراثیم کا حملہ بھی ان پر بہت ہوتا ہے اور جب راہگیر یہ چیزیں کھاتے ہیں تو یقیناً ان پر بھی یہ گرد و غبار اور جراثیم بیماری کی صورت میں حملہ کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جب موسم اچھا ہوتا ہے تو لوگ سیر و تفریح کے لئے گھر سے باہر نکلتے ہیں اور سڑک کنارے جو چیزیں بک رہی ہوتی ہیں (خورد و نوش کی) وہاں سے یہ کھانا پسند کرتے ہیں لیکن انہیں اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ خورد و نوش کی ان اشیاء

باقی ص ۷ پر

مجھے سب سے پیارا ہے میرا خدا
ہے میری ہر اک شئے اسی کی عطا

اسی کی حفاظت میں رہتا ہوں میں
وہی میری منزل وہی رہنما

مری محنتوں کا وہ دیتا ہے پھل
اسی کا کرم ہے عمل اور جزا

دعاؤں کا رہتا ہے وہ منتظر
ہُوا ہے مجھے تجربہ بارہا

محبت جو ملتی ہے ماں باپ سے
رفیقوں سے ہے جو مرا واسطہ

اسی کے ہے یہ پیار کی اک جھلک
اسی نے دکھایا ہے یہ راستہ

کسی کو وہ مایوس کرتا نہیں
ہر اچھے بُرے کا ہے حاجت روا

یہ لازم ہے اک بات ہم جان لیں
ہمیں بھی ہے دعویٰ اگر پیار کا

خدا سے محبت کا مطلب ہے یہ
بجا لائیں ہر آن حکمِ خدا

وہی دل میں ہو اور وہی روح میں
وہی ابتدا ہو وہی انتہا

خدا کے بنیں اور خدا کے رہیں
نہ ڈھونڈیں کسی اور کا آسرا

نسیم آرزو ہے تو بس اک یہی
خدا کا ہوں میں اور خدا ہو مرا

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی عزیزہ طاہرہ شریف صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب دہر صوبائی انسپکٹر وقف جدید عزیز آباد کراچی کا نکاح ہمراہ مکرم میاں آفتاب احمد صاحب ابن مکرم میاں لال دین صاحب کراچی بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۹ رجون ۹۲ء بیت النور کراچی میں مکرم مولوی مبشر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مورخہ ۲۶ رجون کو رخصتی کی تقریب منعقد ہوئی۔ مورخہ ۲۷ رجون کو پرل گارڈن عزیز آباد کراچی میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم چوہدری عظیم احمد صاحب جٹ بمقام محمود آباد سندھ بوجہ عارضہ دل اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد حیات صاحب آف نصیر آباد ربوہ پیٹ میں شدید درد کے باعث بہت علیل ہیں۔

○ مکرم شیخ مامون احمد صاحب لاہور میں بیمار ہیں۔ فالج کی وجہ سے داہنے حصہ پر اثر ہے اور بے ہوشی طاری ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالحمید صاحب ۲ رجولائی بروز جمعرات لندن میں وفات پا گئیں۔ ۳ رجولائی بروز جمعۃ المبارک امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے بیٹے مکرم مرزا عبدالشکور صاحب اور مکرم مرزا عبدالرشید صاحب ان کی میت بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ لائے۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۵ رجولائی بعد نماز مغرب جنازہ پڑھایا اور آپ نے ہی دعا کروائی۔

آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ احباب کرام سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام خاکسار نے اپنے بیٹے سجاد احمد کا نام بدل کر "محمد معظم" رکھ لیا ہے۔ اب اس کو محمد معظم ولد میاں محمد اکرم کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

(میاں محمد اکرم۔ 5/25 دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

① "عنوان سالانہ مقابلہ مضمون نویسی خدام
"امامت کی اہمیت، عظمت اور برکات"
آخری تاریخ: ۱۶ راگست ۱۹۹۲ء
(مہتمم تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۹۱ میں محمد شفیع ولد محمد لطیف صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیع چک نمبر ۶۹ ر۔ب ضلع فیصل آباد حال کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان، کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد افضل طاہر وصیت نمبر ۱۷۷۸۴ کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۴۹۲ میں منصورہ وسیم زوجہ وسیم احمد شاہد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ راولپنڈی حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۳-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۴۰،۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۲۲ تولہ مالیتی ۶۴،۰۰۰/- روپیہ۔ کل جائیداد ایک لاکھ چار ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منصورہ وسیم 17/D-205 ریکارڈ ونگ کرلیس لائن چک لالہ راولپنڈی حال کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ وسیم احمد شاہد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۹۳ میں محمد احمد سنوری ولد چوہدری شبیر حسین صاحب قوم ارائیں عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ جوہر آباد راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ڈر کے مارے بھاگے اور جس طرف منہ آیا نکل گئے۔ اتفاق سے ان کا ایک رنگ لیڈر جو قصاب کا لڑکا تھا میری طرف ہی بھاگ آیا۔ وہ مجھ سے عمر میں بڑا تھا اور طاقت میں بھی مضبوط تھا۔ وہ چاہتا تو مجھے مار سکتا تھا لیکن اس پر خوف طاری ہو گیا جس کی وجہ سے وہ اچانک مجھے دیکھ کر سہم گیا۔ میں دیوار کے پیچھے کھڑا تھا وہ میرے پاس سے گذرا۔ تو میں نے اسے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن مارا نہیں مجھے اپنے نفس پر قابو تھا۔ میرا ہاتھ اوپر اٹھا ہوا دیکھ کر اس کا ہاتھ یکدم اوپر اٹھا۔ جس کی وجہ سے میرا غصہ اور تیز ہو گیا۔ لیکن بعد میں اسے عقل آگئی اور اس نے ہاتھ نیچا گرا کر کہا اچھا جی اگر آپ مارنا چاہتے ہیں تو مار لیں۔ یہ میرے بچپن کا واقعہ ہے اور اب میری عمر ساٹھ برس کی ہے لیکن اب بھی جب وہ واقعہ مجھے یاد آتا ہے تو میرے بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مارنا تو دور کی بات ہے۔ میں نے مارنے کے لئے صرف ہاتھ اٹھایا تھا اور پھر اسے نیچے گرا لیا تھا۔ لیکن اب بھی وہ واقعہ مجھے یاد آجائے تو شرم آتی ہے۔ اس لڑکے نے اپنا ہاتھ نیچے گرا لیا۔ تو میں نے شرمندگی کے ساتھ اپنی پیٹھ پھیری اور دوسری طرف نکل گیا۔ غرض مار کھانا بڑے حوصلے کی بات ہے جو مارتے ہیں وہ دنیا کی توجہ اپنی طرف نہیں پھیر سکتے۔ مگر جو مار کھاتے ہیں ان کی طرف دنیا کی توجہ پھر جاتی ہے۔ پس جماعت کو یہ روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ رجولائی ۱۹۴۹ء)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

ہیں سے بعض تازہ نہیں ہوتیں ان کا باسی ہونا بھی اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ وہ انتڑیوں کی بیماریاں پیدا کریں۔ اگرچہ جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا یہ بیماریاں بڑوں میں بھی ہیں لیکن بچے ان سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ بچے عام طور پر آئس لالی کو پسند کرتے ہیں اور آئس کریم کو یہ سڑکوں کے کناروں پر فروخت کرنے والے لوگوں سے خریدی جاتی ہیں۔ یہ چیزیں خاص طور پر بیماری کا باعث بنتی ہیں ان سے پیچش بھی ہو جاتی ہے۔ ہیضہ بھی ہو جاتا ہے اور اسہال لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

الغرض کھانے کی عادات بدلنے کی ضرورت ہے۔ ایک تو سڑکوں پر سے گندی مندی چیزیں لے کر نہ کھائی جائیں دوسرے جہاں سے بھی کوئی چیز کھائی جائے۔ اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ وہ چیز تازہ ہے اور ڈھکی ہوئی ہے۔ یہ نہیں کہ اس پر گرد و غبار بھی پڑ رہا ہو مکھیاں بھی بیٹھ رہی ہوں اور مکھیوں کو ذرا سا ہٹا کر وہ چیز فروخت کر دی جائے اور کھانے والے کھا کر صرف مزے کی طرف توجہ رکھیں ان کی مضرت رسانی کو بالکل بھول جائیں۔ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سندھ اسمبلی کے سپیکر اور ۱۲ اراکین صوبائی اسمبلی نے گورنر سندھ کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ ان کے استعفے منظور نہ کئے جائیں اور اس سلسلے میں پوری تسلی اور اطمینان حاصل کیا جائے کہ یہ استعفے رضاکارانہ ہیں یا نہیں۔ قومی اسمبلی کے رکن مسٹر اسلام نبی نے قومی اسمبلی کے سپیکر سے ملاقات کے بعد کہا ہے کہ مجھ سے استعفے پر زبردستی دستخط کروائے گئے ہیں۔ بارہ اراکین اسمبلی نے کہا ہے کہ وہ پہلی فرصت میں پیش ہو کر اپنی پوزیشن کی وضاحت کریں گے۔ ڈپٹی سپیکر نے کہا ہے کہ وہ ان اراکین کے ناموں کا اعلان نہیں کریں گے۔

○ پشاور میں یوم عاشورہ کے موقع پر دو گروہوں میں تصادم کے نتیجے میں ۹ افراد ہلاک ۲۲ زخمی ہو گئے۔ فریقین میں فائرنگ شروع ہوتے ہی پولیس بھاگ گئی زیادہ تر افراد بھگدڑ میں کچلے جانے سے زخمی ہوئے۔ حساس مقامات پر ملیشیا کو متعین کر دیا گیا ہے۔ شہر میں دفعہ ایک سو چوالیس نافذ کر دی گئی ہے۔ جس کے تحت تمام اقسام کے جلسے اور جلوس غیر قانونی قرار دے دیئے گئے ہیں۔ صورتحال پر قابو پانے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا، ہوائی فائرنگ کی اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ اگلے دن پیر کو بھی ہنگامہ جاری رہا تشدد آمیز مظاہروں میں متعدد گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ پشاور میں محرم کے موقعہ پر عموماً امن رہتا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔

○ پنجاب کے وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ اتنی نقل نہیں ہوئی جتنا اس کا چرچا کیا جا رہا ہے۔ تبصرہ گروپ ختم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات ہمارا قومی تشخص مجروح کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بیرونی ممالک میں ہماری ڈگریوں کا احترام نہیں کیا جا رہا۔

○ الیکشن کمیشن نے سندھ میں اسمبلیوں کی خالی ہونے والی نشستوں کے لئے انتخابی شیڈول تیار کر لیا ہے لیکن امن وامان کی صورتحال معمول پر آنے کے بعد ہی انتخابات ہو سکیں گے۔

○ امریکہ نے ان پاکستانی پائلٹوں کو واپس بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے جو امریکہ میں بحری نگرانی کرنے والے طیارے نیز آبدوز شکن جنگی طیاروں کی تربیت حاصل کر رہے تھے۔ امریکہ کے اس فیصلے سے پاکستانی مفادات کو بھاری دھچکا لگا ہے یہ افراد پاکستان کو عائد فوجی امداد پر پابندیوں کے سلسلہ میں واپس بھجوائے گئے ہیں۔

○ لاہور میں محرم کا جلوس شیعہ سنی اتحاد کے مظاہرے کے ساتھ خیریت کے ساتھ کربلا گامے شاہ میں اختتام پذیر ہو گیا۔

○ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ وہ امن قائم کرنے کے لئے مزید سخت فوجی اقدامات کی حمایت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی مارشل لاء کے حق میں نہیں ہیں۔ تاہم سندھ میں کوئی سول حکومت حالات بہتر نہیں بنا سکتی۔

○ سربیا کی فوج نے مسلمان علاقے بوسنیا پر حملے پھر تیز کر دیئے ہیں۔ بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو میں شدید لڑائی سے سڑکوں پر ہر طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آ رہی ہیں۔

○ پشاور میں ۳۰ سے زائد علماء کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں شیعہ اور سنی دونوں اطراف کے علماء شامل ہیں۔

○ پشاور شہر میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان مقابلے دوسرے روز بھی جاری رہے۔ پہلے فوج بلوائی گئی لیکن بعد میں واپس کر دی گئی۔

○ پنجاب میں عاشورہ محرم الحرام کے موقع پر گیارہ مقامات پر تصادم ہوا اوچ شریف کے دیہی علاقے کوٹلی سیخاں میں فائرنگ کے نتیجے میں دو افراد ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ تاہم وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ مجموعی طور پر پنجاب میں امن رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ خاموش حکمت عملی وضع کی تھی کہ جس کے خلاف پرچہ درج ہو گا۔ اس کی گرفتاری بھی کی جائے گی۔

○ سندھ میں ڈاکو اغوا شدگان کو چھوڑ کر فرار ہو رہے ہیں۔ دو ماہ قبل اغوا ہونے والے واپس اپنے گھروں کو آ گئے ہیں۔

○ سکھر اور نواب شاہ سے ۱۱ جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے کراچی کے مختلف علاقوں سے بھی ۸ دہشت گرد گرفتار ہو گئے ہیں۔

○ قانون نافذ کرنے والے ادارے نے ۱۱ اور ۱۲ جولائی کی درمیانی شب کو ضلع خیرپور ناتھن کے خطرناک ڈاکو ھوت چانڈیو اس کے تین ساتھیوں اور تین پولیس اہلکاروں کو گرفتار کر لیا۔ مبینہ طور پر یہ ڈاکو ان پولیس افسران کے ساتھ مل کر ڈاکے کی واردات کیا کرتا تھا۔

زنانہ ملبوسات کی تیاری کا
بہترین مرکز
لون کے مختلف ڈیزائن اور پرنٹ میں سلے سلائے زنانہ سوٹ۔ سلے سلائے برقعے۔ سلے سلائے مردانہ شلوار قمیص۔ جدید ترین جاپانی مشینوں پر ہر قسم کی سلائی کا بہترین انتظام
حبہ بوتیک ریلوے روڈ بالمقابل یوٹیلٹی سٹور۔ ربوہ

اوقاتِ کار دار العلاج
رحمت بازار ربوہ
صبح:۔ ۶ بجے تا ۱½ بجے
شام:۔ ۵½ بجے تا ۸½ بجے
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے، شام ۶ تا ۸ بجے

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون: گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

بنمبر ۸/۲ ۱۰۰۶/۵ برقبہ ۴ مرلہ واقع محلہ جوہر آباد راولپنڈی مالیتی ۴۰۰۰۰/- روپے۔ (۲) زرعی زمین ۸ کنال واقع تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ مالیتی ۷۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد احمد سنوری مکان نمبر ۸/۲ ۱۰۰۶/۵ محلہ جوہر آباد راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ لطیف احمد سنوری برادر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ علی حسن آفتاب مسل نمبر ۲۸۴۹۷ برادر موصی۔

تاشقند جانیوالے احباب کیلئے خوشخبری
ازبکستان ایئرویز سے تاشقند کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہونے کا سنہری موقعہ مناسب کرایہ بہترین سروس اور دیگر سہولیات
UZBEKISTAN AIR WAYS
A TOUCH OF ORIENTAL HOSPITALITY
رابطہ النعم ٹریولز
۱۴۔ ڈی فیروز سنٹر بلیو ایریا فضل حق روڈ۔ اسلام آباد
051-818057
210341
210342
FAX 82215

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶ ۷۷۱